نظم - آدھا بھرا گلاس

ملک سرکار سے نہیں بنتے
جوشِ سالار سے نہیں بنتے

دیس بنتے ہیں رہنے والوں سے
دھوپ گرمی کو سہنے والوں سے

جب مَیں اپنے وطن کی بات کرُوں
ذکرِ تیرہ ترین رات کرُوں

رشوتوں کو بیان میں لاؤں
ظلمتوں کو گیان میں لاؤں

عدمِ تعلیم کی دُہائی دوں
غم کو الفاظ تک رسائی دوں

ہموطن تلملانے لگتے ہیں
طیش و غصّہ دکھانے لگتے ہیں

Faqeer Sein

بات ہوتی ہے فکرِ مثبت کی
غار کے پار والی راحت کی

پھر وہ آدھے بھرے گلاس کی بات
گویا امید اور آس کی بات

تب سوالوں سے جُوجتا ہُوں مَیں
اپنے لوگوں سے پوچھتا ہُوں مَیں

آدھا خالی چلو بھرا کہیئے
کم ہو چوتھائی سے تو کیا کہیئے؟

Faqeer Sein